۸

مولانا عبدالقیوم حقانی

الجزائر میں فوجی انقلاب کیوں؟

تاریخی پس منظر، تحریک آزادی، انتخابات، اسلامی محاذ نجات، فوجی انقلاب، مساجد پر پابندی، نمازیوں پر فائرنگ، نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار، عالم اسلام کی ذمہ داریاں و آغاز کار

پس منظر

شمالی افریقہ کی ساحلی پٹی سے تقریباً پونے چودہ سو سال قبل حضرت عقبہ بن نافع کی سرکردگی میں مجاہدین اسلام کے قافلے گزرے تھے جو گھوڑوں اور اونٹوں پر مصر، لیبیا اور تونس ہوتے ہوتے یہاں پہنچے تھے انہوں نے مراکش کی آخری حدود تک اسلام کا پرچم لہرا کر دم لیا۔ الجزائر سے قاہرہ تک تقریباً پانچ ہزار کلومیٹر کا سفر اگر بذریعہ کار بھی طے کیا جائے اور راستے کے مختلف شہروں میں آرام دہ ہوٹلوں میں استراحت بھی کی جاتی رہے تب بھی قاہرہ پہنچنے پر مسافر تھکن کی وجہ سے لب بدم آچکا ہوتا ہے مگر مجاہدین اسلام گھوڑوں، اونٹوں اور بعض مرتبہ پیدل بھی ان لق و دق صحراؤں اور درندوں سے بھرے ہوئے جنگلوں کو قطع کرتے ہوئے اور قدم قدم پر دشمنوں کی رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے شمالی افریقہ کی فضاؤں اور الجزائر کی ہواؤں میں ان خدامست بزرگوں کے عزم اور حوصلے کی نہ جانیں کتنی داستانیں ثبت ہیں اسلام کے جاں نثار اور سر بکف مجاہدین کے قافلوں نے حضرت عقبہ بن نافع کی سرکردگی میں ہزارہا میل کا پرخطر سفر طے کر کے یہاں اللہ کا کلمہ بلند کیا اور اس بربری علاقے کو نہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام سے معمور کر دیا بلکہ اس کی زبان تک بدل ڈالی۔ یہاں پر برسوں ان فاتحین کی تگ و تاز جاری رہی جن کے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج سے اس فضا کا ہر ذرہ معمور تھا اور جس کی صدائے بازگشت آج اسلامی محاذ نجات کی شکل میں پھر سنائی دے رہی ہے

تھا یہاں ہنگامہ ان صحرانشینوں کا کبھی
بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی
زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے
بجلیوں کے آشیانے جن کے تلواروں میں تھے
زمزموں سے جس کے لذت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے

الجزائر کی مختصر تاریخ

حضرت عقبہ بن نافع جو مصر کی فتوحات میں حضرت عمرو بن عاص کے ساتھ رہے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں ان کے حکم سے شمالی افریقہ کے باقی ماندہ حصے کی فتح کی مہم کے لیے اپنے دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ مصر سے نکل کر داد شجاعت دیتے ہوتے تونس تک پہنچ گئے یہیں قیروان کا شہر بسایا پھر آگے بڑھے ایک قلعے تہوذا پر یلغار کی اور اسی معرکہ میں شہید ہو گئے حضرت عقبہ کا مزار الجزائر میں جنوب کی طرف کافی

اندر واقع ہے اور وہ جگہ آج بھی انہی کے نام پر "سیدی عقبہ" کہلاتی ہے۔

الجزائر حضرت عقبہ بن نافع کے ہاتھوں فتح ہوا جس کی اجمالی جھلک مندرجہ بالا سطور میں لکھ دی گئی ہے اس وقت یہ سارا علاقہ مراکش سمیت صوبہ تونس کا ایک حصہ تھا بعد میں مراکش میں خود مختار حکومت قائم ہوئی اور موجودہ الجزائر کے کچھ مغربی حصے بھی اس میں شامل ہوگئے ـــــ پھر یہ مغربی حصے اور الجزائر کے باقی ماندہ علاقے بنو حفص کے خاندان کے زیر قیادت متحد ہوگئے اور انہوں نے بھی خود مختاری کا اعلان کر دیا بنو حفص کی حکومت اتحاد کو برقرار نہ رکھ سکی ادھر یورپ کی عیسائی حکومتیں مسلمانوں کے خلاف اپنی طاقت کو مجتمع کر رہی تھیں انہوں نے پہلے اندلس کو نشانہ بنایا پھر افریقہ کے مختلف ساحلوں پر انکی تگ و تاز شروع ہوگئی ـــــ مسلمانوں کی سب سے بڑی قوت ترکی کی خلافت عثمانیہ تھی ۔

زوال غرناطہ کے بعد ترکی بحری بیڑے کے مشہور و معروف قائد خیر الدین باربروسا نے الجزائر کے ساحل پر اپنا بیڑا لنگر انداز کیا ہوا تھا تاکہ اندلس کے مظلوم مسلمانوں کی ممکنہ مدد کی جا سکے چنانچہ ان کے جہازوں نے ستم رسیدہ اندلسی مسلمانوں کو اندلس سے الجزائر منتقل کرنے میں بڑی زبردست خدمات انجام دی ہیں ـــــ پھر الجزائر ہی کے مسلمانوں کی درخواست پر خیر الدین باربروسا نے الجزائر کو خلافت عثمانیہ کے زیر انتظام لانے کے عمل کی تکمیل کی چنانچہ ۹۲۵ھ میں الجزائر باقاعدہ خلافت عثمانیہ کا حصہ بن گیا۔

الجزائر پر فرانسیسی استعمار کا تسلط عرصہ دراز تک الجزائر میں خلافت عثمانیہ کی حکومت پوری امن و امان اور عوام کی خوشحالی کے ساتھ قائم رہی ترکی حکام کا برتاؤ بحیثیت مجموعی اسلامی تعلیمات کے مطابق رہا لیکن رفتہ رفتہ اس کی دینی فضا میں کمزوری آنی شروع ہوئی حکمرانوں کی بدکرداری اور عوام کے دینی طرز عمل میں انحطاط روز افزوں تھا بالآخر الجزائر کے آخری گورنر حسین پاشا کی حماقت اور خودسری نے الجزائر کو فرانس کی غلامی میں دھکیل دیا۔

۱۲۴۶ء میں فرانسیسی استعمار نے الجزائر پر اپنے پنجے گاڑ دیئے الجزائر پر فرانس کا استعمار عالم اسلام کا بدترین استعمار ثابت ہوا شخصی زندگی میں مسلمانوں کے لیے دین پر عمل کرنا دوبھر بنا دیا گیا مسجدیں شہید کر دی گئیں بہت سی مساجد کلب میں تبدیل کر دی گئیں اسلامی علوم تو کجا، عربی زبان کی تعلیم پر بھی پابندی لگا دی گئی فرانسیسی زبان مسلط کر دی گئی۔ مسلمان خواتین کے غیر مسلم مردوں کے ساتھ نکاح کے واقعات روزمرہ کا معمول بن گئے۔

مگر جبر و تشدد کی اس فضا میں کچھ اللہ کے بندے دینی علوم کو سینے سے لگائے بیٹھے رہے انہوں نے چھپ چھپ کر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا آخر جن علاقوں میں علامہ ابن خلدون نے اسلامی تعلیمات کا درس دیا ہو جہاں علامہ عبدالحق اشبیلی (صاحب "الاحکام") علامہ ابن سید الناس (شارح ترمذی و صاحب "عیون الاثر") حافظ ابن الابار القضاعی (صاحب "مسند الشہاب و التکملة للصلة" اور علامہ ابوبکر ابن محرز جیسے اساطین علم و فضل نے

اپنی تبلیغی، تعلیمی مساعی انجام دی ہوں ان کے اثرات و انوارات کب دب سکتے تھے۔

چنانچہ ملک کے مختلف حصوں میں دینی تعلیمات کے فروغ کے ساتھ ساتھ فرانسیسی استعمار کے خلاف جد وجہد کا سلسلہ بھی جاری رہا اور تقریباً سوا سو سال کے بعد یہ جد وجہد ایک منظم تحریک آزادی کی شکل اختیار کر گئی اور سالہا سال کی مسلح جد وجہد اور زبردست جانی و مالی قربانیوں کے بعد یہ ملک فرانسیسی سامراج کے تسلط سے آزاد ہو گیا۔ لیکن آزادی کے بعد جن لوگوں نے عنان اقتدار سنبھالی وہ عملی اور نظری لحاظ سے پوری طرح یورپ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور اسی کے ذہن سے سوچنے کے عادی تھے چنانچہ انہوں نے ملک کو "اشتراکی جمہوریہ" قرار دینے کا اعلان کر دیا اور اشتراکی پالیسیوں ہی کی پیروی شروع کر دی جس کے نتیجے میں ان لوگوں کی امیدیں خاک میں مل گئیں جنہوں نے جان و مال کی قربانیاں اس لیے دی تھیں کہ یہاں اسلام کی بالادستی قائم ہو۔ الجزائر میں تیس سال سے ایف ایل این کی آمریت قائم رہی اور موجودہ فوجی انقلاب بھی اس کا ضمیمہ ہے ان تیس برسوں میں احمد بن بلا، حواری بومدین اور شاذلی بن جدید برسر اقتدار آئے۔

انتخابات

گذشتہ دسمبر کے آخری ہفتے میں الجزائر کے پہلے کثیر جماعتی عام انتخابات کے مرحلہ اول میں اسلامی محاذ نجات (ایف آئی ایس) نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی تو اسے سیاسی مبصرین نے شمالی افریقہ میں مروجہ سیاسی نظام کے زوال اور احیاء اسلام کی تحریکوں کی کامیابی کا نام دیا۔

الجزائر میں گذشتہ ۳۰ برسوں سے ایف ایل این کے اقتدار کی صورت میں آمریت یک جماعتی حکمرانی اور ڈکٹیٹر شپ کی حکومت رہی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں آزادی حاصل کرنے کے بعد سے لے کر اب تک سوشلسٹ عناصر اقتدار پر قابض رہے، آمریت اور سیکولر سوشلزم کی فضا میں ایک طرف عریانیت، بداخلاقی، رشوت و بدعنوانی اور گوناگوں اخلاقی عوارض کو فروغ ملا تو دوسری جانب غربت و افلاس، بھوک، بیماری اور اقتصادی بدحالی نے لوگوں کو نظام اور اس کے علمبردار حکمرانوں سے بیزار و متنفر کر دیا۔

الجزائر میں اسلامی محاذ نجات کی کامیابی کا سبب دراصل عرصہ دراز تک ملک میں سوشلسٹ نظام کے حامیوں کے برسر اقتدار رہنے کے باوجود عوام کی مشکلات اور مسائل میں مسلسل اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے اس دوران مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کی مسلسل حوصلہ شکنی ہوتی رہی اور صرف تین سال قبل جب محاذ نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا تو وہ عوام کے دلوں کی دھڑکن بن گیا۔

اسلامی محاذ نجات کی کامیابی

پہلے انتخابی راؤنڈ میں ۴۳۰ حلقوں میں سے محاذ کو ۱۸۹ نشستیں ملیں اور حکمران جماعت صرف سولہ نشستیں حاصل کر سکی۔

محاذ کے اثرات کا اندازہ جون ۱۹۹۱ء کے صوبائی اور بلدیاتی انتخابات میں محاذ نجات کی کامیابی سے ہو گا

تھا اس میں محاذ نے ۴۸ صوبوں میں سے ۳۲ میں ۶۶ فیصد کے تناسب سے اور ۱۳۵۹ بلدیاتی کونسلوں میں سے ۸۳۵ کونسلوں میں ۵۵ فیصد کے تناسب سے انتخاب جیتا۔ محاذ کے قائدین اور کارکن متوسط اور غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں صوبوں اور بلدیات میں کامیابی کے بعد انہوں نے پسماندہ عوام کی بے پناہ خدمت کی اور بڑے بڑے منکرات کو بھی زائل کرنے کی کوشش کی ہے مثلاً سرعام شراب نوشی، مخلوط تعلیم، ساحل سمندر پر مخلوط عریانی اور پاپ میوزک پر پابندی عوام نے ان اصطلاحات کا پرجوش خیر مقدم کیا دوسری طرف لادین، سوشلسٹ اور لبرل طبقے بوکھلا اٹھے اور مغربی ذرائع ابلاغ نے بھی مخالفانہ مہم شروع کر دی اور اب جبکہ اقتدار پر اسلامی قوتوں کا تسلط قائم ہونے والا تھا فوج ان کی راہ میں حائل کر دی گئی۔

فوجی اقتدار کیوں؟

ملک میں کسی افراتفری، سرحدوں پر بدامنی اور کسی آفت سماوی کے وقوع کے بغیر محض مصنوعی آئینی بحران پیدا کر کے ۱۶ جنوری کو ہونے والے دوسرے مرحلے کے انتخابات معطل کر کے تدریجاً تمام تر اختیارات فوج کو منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

اس کا تمام تر پس منظر بس اتنا کچھ ہے کہ انتخابات کا پہلا مرحلہ اسلامی محاذ نجات نے غیر معمولی اکثریت کے ساتھ جیت لیا تھا اور بظاہر حالات انتخابات کے دوسرے مرحلے میں اسلامی محاذ نجات کی حکومت کا تشکیل پانا یقینی امر تھا مگر اہل مغرب اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے نقطہ نظر سے اسلامی محاذ نجات "بنیاد پرست" پارٹی ہے اس لیے اس کی کامیابی گویا غضب ہو گیا پوری یہودی لابی اور امریکی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی کیونکہ انہیں یقین تھا کہ پندرہ جنوری کے دوسرے مرحلے میں وہ مزید کامیابیاں حاصل کر کے ایک ایسی مستحکم حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے جو عالمی سیاست کے علاوہ مسلم دنیا کی سیاست میں موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

سوویت یونین کے زوال، یورپ والوں کی علیحدگی پسندی، خلیج کی جنگ میں یہودی لابی کے مفادات کا تحفظ، اسلامی حمیت کے لیے انگیخت کے مظاہر، نیو ورلڈ آرڈر کے اہداف اور امریکی اقتصادیات کی تباہ حالی کی خبروں کے ساتھ الجزائر میں اسلامک فرنٹ کی کامیابی کی خبر اگرچہ غیر متوقع نہیں تھی لیکن یہودی لابی اور امریکی اہداف اور عزائم پر اس کا خوشگوار ردعمل نہیں ہوا امریکہ کو سوڈان کی طرح الجزائر کی فکر بھی دامن گیر ہو گئی ہے جہاں کمیونزم اور سوشلزم نے نہیں بلکہ "بنیاد پرستوں" نے امریکی نرخرے پہ ہاتھ رکھ دیا ہے۔

ایک سینئر امریکی افسر کی رپورٹ

بش انتظامیہ کے ایک سینئر افسر نے ۱۹۹۰ کی دہائی کے بعد کے زمانے کے افریقی ممالک کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں صومالیہ کی طوائف الملوکی زمبیا میں جمہوریت کی بحالی کی تحریک، زائرے میں بے چینی اور جنوبی افریقہ کی اقلیتی حکومت کے کردار میں پرامن تبدیلی جیسے موضوعات کا جائزہ لیا گیا ہے مگر امریکی افسر کی اصل پریشانی یا اس رپورٹ کا سب سے

زیادہ پریشان کن حصہ وہ بتایا گیا ہے جس کی رو سے افریقہ میں "مسلم بنیاد پرستی" کی پیش قدمی شروع ہوگئی ہے رپورٹ میں الجزائر کے اسلامک سالویشن فرنٹ کی کامیابی کو اسلام کی طاقت کا عکس قرار دیا گیا ہے رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اسلام کی پیش قدمی نہ صرف شمالی افریقہ تک محدود رہتی نظر نہیں آتی شمالی افریقہ پہلے سے مسلم تہذیب کے زیر اثر چلا آرہا ہے ڈر اس بات کا ہے کہ اسلام کی سیاسی پیش قدمی جنوب میں کینیا اور تنزانیہ تک کے علاقے کے سیاسی استحکام کو متاثر کرسکتی ہے اور مغرب میں نائیجیریا اور سائنیگال تک پھیل سکتی ہے۔ اسلام کے سیاسی کردار اور تشخص میں یہ توسیع افریقہ میں سیکولر سیاست اور مغربی ثقافت کے لیے ایک نیا چیلنج کھڑا کرسکتی ہے اس رپورٹ کے حوالے سے امریکی سینٹ کی افریقہ کے معاملات کی سب کمیٹی ۱۹۹۲ء کے اوآئل میں اس موضوع پر سماعت کا فیصلہ کرچکی ہے۔"

عالمی قوتوں کا منافقانہ طرز عمل

چنانچہ سیکولر قوتوں نے اپنے آقایان ولی نعمت کے اشاروں کے پیش نظر متفقہ طور پر یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ پہلے مرحلے کے انتخابات مسترد کرکے دوسرے مرحلے کے انتخابات کا موقع ہی نہ آنے دیا جائے۔

تمام تر مغربی پریس یہودی لابیوں اور سیکولر قوتوں نے پروپیگنڈے کا طوفان برپا کر دیا کہ اسلامی محاذ نجات پارٹی کی کامیابی گویا کہ جمہوریت کی نفی ہے کیونکہ ان کے نزدیک جمہوریت صرف وہی ہے جس کی بنیاد سیکولرزم پر ہو ان ہی قوتوں کے دباؤ کے پیش نظر تیرہ سال سے برسر اقتدار صدر شاذلی بن جدید کے لیے برسر اقتدار رہنا دشوار ہوگیا

جمہوریت اور انسانی حقوق کے بلند بانگ دعووں کے باوصف اقتدار کی جمہوری سند اور واقعی استحقاق پانیوالی اسلامی محاذ نجات کے حق کی حمایت، مدافعت اور وکالت کرنے والی کوئی لابی اور انصاف پسند قوت نہیں ہے حالانکہ الجزائر کے انتخابات کو دیکھنے کے لیے ۵۰۰ غیر ملکی صحافی (جن میں اکثریت یورپین کی تھی) آئے اور ان سب نے گواہی دی کہ انتخابات نہایت پرامن طریقے سے ہوتے ہیں۔ تمام تر مغربی پریس اور عالمی نشریاتی اداروں کی ہمدردیاں اس مظلوم حقیقی جمہوری جماعت کے بجائے ظالم اور غاصب غیر جمہوری مخالف قوتوں کے ساتھ ہیں عالمی قوتوں کے اس منافقانہ طرز عمل اور مداہنت وفریب پر مبنی رویہ اور اس سے وقوع پذیر صورت حال سے اہل اسلام کو بہرحال اب تو یہ بات بہر صورت یقین کرلینی چاہیئے کہ جمہوریت محض ایک فریب ہے اہل مغرب کے نزدیک جمہوریت کے لیے سیکولرزم کو قبول کرنا گویا لازمی شرط ہے اور اسلامی دنیا میں مغربی جمہوریت کے علمبردار اور مغربی جمہوریت کو فروغ دینے والے دراصل امریکی نیو ورلڈ آرڈر، سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی استعمار کے ایجنٹ ہیں۔

تازہ ترین صورتحال

اور اب وہاں کیا ہورہا ہے کل کے اخبار کی ایک تازہ ترین خبر ملاحظہ فرمائیے۔
"الجزائر میں مسجدوں میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی حکومت قانون کو برقرار

رکھنے کے لیے مساجد میں حکومت کے خلاف کسی قسم کی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت نہیں دے گی ۔ فوجی حکومت کے حکام اسلامی محاذ نجات کے نامزد ارکان کے بجائے مساجد میں تنخواہ دار امام مقرر کرے گی ۔ فوجی کونسل کے حکام کا کہنا ہے کہ اسلام پرست عناصر مساجد کو حکومت کے خلاف استعمال کر رہے ہیں اور حکومت ضروری سمجھتی ہے کہ وہ مساجد سے اسلامی محاذ نجات کی طرف سے مقرر کردہ اماموں پر پابندی لگادے ۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء)

الجزائر میں فوجی حکومت کی طرف سے مساجد میں سرگرمیوں پر پابندی کے باوجود جمعہ کے روز لاکھوں عوام نے الجزیرہ اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں جامع مسجدوں میں نماز جمعہ ادا کی ۔ پولیس اور فوج نے تمام بڑی بڑی مساجد کا محاصرہ کئے رکھا پولیس اور فوج نے نمازیوں کے اجتماعات پر زبردست فائرنگ بھی کی جس سے بہت سے نمازی زخمی ہو گئے اور بڑی تعداد میں نمازیوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا فوج نے مساجد سے لاؤڈ سپیکر بھی اتروا دیئے ہیں الجزیرہ کی جامع مسجد القبا میں نماز شروع ہونے کے بعد پولیس اور فوج نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے سینکڑوں نمازی زخمی ہو گئے فوج کے ایک جنرل نے کہا کہ فائرنگ اس وقت کی گئی جب اسلام پرست لاؤڈ سپیکر استعمال کرنا چاہ رہے تھے ۔ ملخصًا (روزنامہ پاکستان لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء)

اب یہ قدم اور آگے بڑھیں گے

گذشتہ تین چار سال سے اسلامی محاذ نجات کی تشکیل و تحریک سے آج ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر گونج رہے ہیں نوجوانوں میں دینی شعور پیدا ہو رہا ہے اور اہل الجزائر نے اسلامی انقلاب اور نفاذ شریعت کے لیے ہزار مشکلات اور دھاندلیوں کے باوصف اپنا ووٹ محاذ نجات کے حق میں دے دیا ہے اسلامی فرنٹ الجزائر کے عوام کا اعتماد حاصل کر چکا ہے فوج اگرچہ راستے کی رکاوٹ بن گئی ہے مگر محاذ نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اپنے ہم وطنوں کو ولولہ تازہ بخش دیا ہے باطل قوتوں کی یلغار اور فوج کے دباؤ اور شدید تقابل کے باوصف بھی یقین ہے کہ اب یہ قافلہ مزید تیز قدم ہو کے رہے گا ۔

اسلامی محاذ نجات کی قطعی جمہوری کامیابی کا انکار کر کے ، بلکہ اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تحریک کو کچلنے اور اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کی کوشش کر کے الجزائر کے سیکولر عناصر سمیت امریکہ اور تمام اسلام دشمن قوتوں نے خود کو ایک بڑی آزمائش سے دوچار کر ڈالا ہے الجزائر کے موجودہ دستوری اور جمہوری ڈھانچے کی موجودگی میں محاذ نجات کے جمہوری حق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے حکومت سازی کا حق دیدیا جاتا تو اس قدر بحرانوں کے مراحل کا سامنا کرنا پڑتا ۔ اب عوام کے جذبات بھڑک چکے ہیں اور امکان یہی ہے کہ وہ موجودہ ڈھانچے کو تہہ و بالا کر ڈالیں اور یقینًا وہ ایسا کر گزریں گے جو اسلامی محاذ نجات کی عظیم کامیابی پر منتج ہو گا ۔

الجزائر دراصل موجودہ دور میں سیکولر عناصر کا مضبوط مورچہ تھا وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں سے پسپائی کے بعد ایسی تونس

اور مراکش میں بھی جگہ نہیں مل سکے گی مراکش کو دوسرا بیروت سمجھ کر وہاں داد عیش دینے والے یہاں سے بھی بھاگنے پر مجبور ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ الجزائر میں سیکولر قوتیں فیصلہ کن لڑائی لڑنے کا عزم کر چکے ہیں امریکہ سمیت بہت سی بیرونی قوتیں وہاں کی فوج کی پیٹھ تھپتھپا رہے ہیں۔

حالانکہ جمہوریت اور انسانی اقدار کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس طرح اسلامی محاذ نجات نے اپنے مخالفین سیکولر عناصر کی حکومت برداشت کی ہے اور ان کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائے تو انہیں بھی اسلامی فرنٹ کی حکومت برداشت کرنی چاہیئے طاقت اور قوت سے آزادی کی تحریکیں اور نفاذ شریعت کی مہم کچلی جائے گی تو مقابلے میں بھی طاقت اور ہتھیار کا استعمال ہوگا اور جو ہتھیار انقلابیوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے اسے شکست نہیں دی جاسکتی اور اس کا راستہ نہیں روکا جاسکتا۔

سب سے بڑا اور حقیقی مسئلہ

الجزائر، سوڈان، کشمیر، افغانستان اور وسطی ایشیا کی نوآزاد مسلم ریاستوں میں اس وقت جس طبقہ کے ہاتھ میں ان ممالک کی زمام کار ہے اس کی ذہنی ساخت، اسکی تعلیم و تربیت اور اس کے ذاتی و سیاسی مصالح کا تقاضا ہے کہ ان ممالک میں مغربی افکار و اقدار، امریکی تہذیب و اطوار اور نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار کو فروغ دیا جائے اور ان ممالک کو بہر صورت جناب بش کی ہدایات کے مطابق چلایا جائے اور جو دینی تصورات، قومی عادات، ضوابط حیات اور قوانین و روایات اس مقصد میں مزاحم ہوں ان میں ترمیم و تنسیخ کی جائے مدارس ختم کر دیئے جائیں مساجد بند کر دی جائیں اسلامی تعلیمات مٹا دی جائیں علماء۔ اور اہل جہاد کو مطعون اور ناقابل اعتماد بنا دیا جائے اور بالاختصار ملک و معاشرہ کو تدریجاً مکمل طور پر امریکی مقاصد اور مفادات کے سانچے میں ڈھال دیا جائے اور یہی کھیل پاکستان میں کھیلا جارہا ہے۔

ہمارے نزدیک اس وقت یہ الجزائر کی دینی قیادت سمیت تمام مسلم ممالک کا سب سے بڑا اور حقیقی مسئلہ ہے یہ مسئلہ نہ فرضی ہے نہ خیالی، اب دیکھنا ہے کہ امریکی ناپاک عزائم اور الجزائر میں جابر و ظالم اور غاصب قوت کے خلاف مزاحمت اور انقلاب کے لیے مسلم ممالک کیا رویہ اختیار کرتے ہیں ـــ پھر اس سوال کے جواب پر اس بات کا انحصار ہے کہ دنیا کے نقشے میں ان قوموں کی نوعیت کیا قرار پاتی ہے اور ان ملکوں میں اسلام کا مستقبل کیا ہے اور وہ نازک ترین اور حساس حالات میں الجزائر سمیت تمام مسلم ممالک میں اسلام کے عالمگیر اور ابدی پیغام کے لیے کہاں تک مفید ثابت ہو سکتے ہیں ـــ خدا کرے ارباب حل و عقد اور مسلم ممالک کی سیاسی قیادت کو اس کام کی عظمت اور ضرورت کا واقعۃً بھی احساس ہو ورنہ ع

یک حرف "کاشکے" است کہ صد جا نوشتہ ام